السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض تبلیغی حضرات کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اس راستے میں ایک نماز کا ثواب اُنچاس کروڑ کے برابر ہے۔ کیا ازروئے شریعت اُنچاس کروڑ کا ثواب ثابت ہے یا محض ایک بات ہے؟ وضاحت کریں۔ (ایک سائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اُمورِ دینیہ کی تبلیغ واشاعت یا تحصیل دین نماز وروزہ وغیرہ کے لئے ایسی کوئی صحیح وصریح حدیث نہیں ملتی جس میں یہ بات مذکور ہو کہ ایک نماز یا ایک تسبیح کا ثواب اُنچاس کروڑ کے برابر ہے۔ تبلیغی حضرات نے اس بات کی بنیاد ضعیف روایات پر رکھی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَرْسَلَ بِنَفَقَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَقَامَ فِي بَيْتِهِ، فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ، وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَنْفَقَ فِي وَجْهِ ذَلِكَ، فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ» ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: { وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ } [البقرة: 261].))

''جس نے اللہ کی راہ میں خرچہ بھیج دیا اور خود گھر میں ٹھہرا رہا، اس کے لئے ہر درہم کے بدلے میں سات سو درہم ہیں اور جو بذات خود اللہ کی راہ میں نکل کر لڑا اور اپنے اوپر اس مال کو خرچ کیا، اس کے لئے ہر درہم کے معاوضے میں سات لاکھ درہم کا ثواب ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے، بڑھا دیتا ہے۔'' (ابنِ ماجہ ۹۲۲، ترغیب وترہیب ۲/۲۵۳)

اور دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إن الصلوة والصیام والذکر یضاعف علی النفقة فی سبیل اللہ عزوجل بسبعمائة ضعف))

''یقیناً نماز، روزہ اور ذکر اللہ کی راہ میں روپیہ خرچ کرنے سے سات سو گنا ملتا ہے۔'' (الترغیب ۲/۲۶۷)

سبز پگڑیوں والے دعوتِ اسلامی والے بھی ان ہی ضعیف روایتوں کی بنا پر دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کی جماعت کے ساتھ نکلنے والے اور وقت لگانے والے کو ایک نماز کے بدلے انچاس کروڑ نماز کا ثواب ملے گا۔ یہ عقیدہ انہوں نے شاید تبلیغی جماعت سے ہی متاثر ہو کر اپنایا ہے۔

اس طرح سات لاکھ کو سات سو میں ضرب دینے سے انچاس کروڑ بن جاتے ہیں لیکن یہ دونوں روایات سنداً ضعیف اور ناقابل حجت ہیں۔ پہلی روایت میں خلیل بن عبداللہ راوی مجہول ہے۔ لسان المیزان ۲/۴۱۰ حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت منکر ہے۔ تہذیب التہذیب ۱۶۷۳ امام منذری نے بھی ترغیب وترہیب میں اس کے بارے میں لکھا ہے کہ اس کی عدالت وجرح کے بارے میں مجھے علم نہیں۔

دوسری روایت میں دو ضعیف راوی ہیں۔

۱) زبان بن فائد امام ساجی اور امام احمد نے اس کی روایات کو منکر کہا ہے۔ امام یحییٰ ابنِ معین نے اسے ضعیف اور ابنِ حبان نے منکر الحدیث اور ناقابل حجت قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو تہذیب ۳/۳۰۸)

۲) دوسرا راوی سہل بن معاذ ہے امام یحییٰ بن معین نے اسے ضعیف کہا۔ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی روایت کو ناقابل اعتبار اور ضعیف قرار دیا۔ (تہذیب ۴/۲۵۸)

لہٰذا جب یہ دونوں روایات پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتیں تو ان سے استدلال کرنا بے کار ہے۔ ثانیاً اگر یہ روایات بالفرض صحیح بھی ہوں، تو تبلیغی جماعت کے لئے یہ ثواب نہیں ہے بلکہ اللہ کی راہ میں لڑنے والے مجاہدین کے لئے ہو گا۔ اس روایت کے لفظ ''جو بذات خود اللہ کی راہ میں نکل کر لڑا) اس بات پر صریح دلالت کرتے ہیں۔ تبلیغی جماعت اور اس نوع کی دوسری جماعتیں تو قتال فی سبیل اللہ کو تسلیم ہی نہیں کرتیں لہٰذا وہ اس ثواب سے محروم ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1